رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۶/۷۱ | بدھ ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ ۲۱ وفا ۱۳۶۱ھ ۲۱ جولائی ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۶۳

اخبار احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ: ۲۰ وفا/جولائی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

درخواستِ دعا

مکرم محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ ان دنوں علالتِ طبع کی وجہ سے انگلستان تشریف لے گئے ہیں۔ بیماری کی تشخیص کے سلسلے میں ٹسٹ کئے جا رہے ہیں۔ طبیعت تاحال بہت ناساز ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ صاحبزادہ صاحب موصوف کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار

لطیف احمد قریشی

قائمقام چیف میڈیکل آفیسر

فضل عمر ہسپتال ربوہ

احمدیوں کو جھوٹ کے خلاف جہاد کرنا ہوگا

جھوٹ ساری برائیوں کی جڑ اور سچ تمام نیکیوں کی بنیاد ہے

قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا پر معارف اور بصیرت افروز بیان

مسجد مبارک ربوہ میں ۲۷ رمضان المبارک کو نمازِ فجر کے بعد سیدنا حضور ایدہ اللہ کا معرکۃ الآرا درسِ حدیث

ربوہ: ۱۹ وفا/جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں نمازِ فجر کے بعد اپنے درس کے تیسرے روز آج ۲۷ رمضان المبارک کو جھوٹ کی حرمت پر مبنی احادیث کا درس دیا۔ اور فرمایا کہ جھوٹ کو ختم کرنے کے لیے احمدیوں کو بہت بڑا جہاد کرنا ہے۔ حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو اس جہاد کی توفیق عطا کرے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج ساڑھے چار بجے سے پانچ بجے تک درس دیا۔ نماز فجر پڑھانے کے بعد حضور نے درس کا آغاز کرتے ہوئے مندرجہ ذیل آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی۔

ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۙ

(الحج: ۳۱)

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے درود شریف پڑھا اور اس کے بعد آیت مندرجہ بالا کا ترجمہ سنایا۔ اس کا ترجمہ یہ ہے

بات یہ ہے کہ جو شخص اللہ کی مقرر کردہ عزت والی جگہوں کی تعظیم کرتا ہے تو اس کے رب کے نزدیک اس کے لیے اچھا ہوتا ہے۔ اور اے مومنو! تمہارے لیے (سب) چوپائے حلال کئے گئے ہیں سوائے ان کے جن کی حرمت قرآن میں بیان ہو چکی ہے۔ پس چاہیئے کہ تم بت پرستی کے شرک سے بچو اور (اسی طرح) اپنی عبادت اور فرمانبرداری صرف اللہ کے لیے مخصوص کرتے ہوئے جھوٹ بولنے سے بچو۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ایک حدیث بیان فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بڑے گناہوں سے خبردار فرمایا ہے۔ پہلا ہے خدا تعالیٰ کے سوا کسی کو شریک قرار دینا، دوسرا والدین کی نافرمانی، اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے تھے۔ حضور اٹھ کر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا تیسرا گناہ یہ ہے کہ جھوٹ سے بچو جھوٹ سے بچو۔ حضورؐ نے یہ بات اتنی دفعہ دہرائی کہ صحابہ نے سوچا کاش آنحضرتؐ اس بات کو دوہرانا بند کر دیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں سب سے زیادہ زور جھوٹ نہ بولنے پر دیا ہے۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ جھوٹ بھی شرک کی ایک قسم ہے اور یہ ایسی قسم ہے جو سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ کچھ لوگ بتوں کو خدا مانتے ہیں۔ کچھ دنیا کے ارباب کو خدا بناتے ہیں، کچھ بد مذہب ہیں، کچھ بظاہر توحید پرست ہیں سب کا عملاً خدا جھوٹ ہے۔ اس سے بڑا جھوٹا خدا دنیا میں اور کوئی نہیں۔ حضور نے فرمایا اس ملک پاکستان میں جو کہ ایک اسلامی مملکت ہے جگہوں عدالتوں، محکموں، اخبارات میں جھوٹ بھرا ہے نعرے جھوٹے ان کی زندگی جھوٹی ہے۔ قول و فعل کا کوئی جوڑ نہیں۔ شرک کی سب سے بڑی جگہ جہاں اللہ کے سوا تصوراتی بت دھرے ہیں جھوٹ ہی ہے اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ کو شرک کے ساتھ اکٹھا بیان کیا ہے۔

حضور نے فرمایا اگر ہر شخص اپنی گزشتہ زندگی پر نظر ڈالے تو اسکی زندگی میں بکثرت ایسے واقعات ہوں گے جہاں پر کسی مشکل سے بچنے کے لیے اس نے جھوٹ کا سہارا لیا ہوگا۔ تاہم بہت تھوڑی مثالیں ایسی ہیں جہاں ایسا نہیں اور یہ گویا ساری اجتماعی زندگی کا ماحصل ہیں

ایک مثال حضرت اقدس کی ہے جبکہ حضور جھوٹ بول کر بچ سکتے تھے۔ مگر آپ نے نہ اپنے مقام کی پرواہ کی اور نہ لوگوں کی جگ ہنسائی کی پرواہ کی اور فرمایا کہ میں بہر حال سچ بولوں گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جھوٹ کی گناہوں میں جو حیثیت ہے اسکا مقام موقع محل کے مطابق بدلتا رہتا ہے۔ جتنا بڑا ابتلاء ہوگا۔ اس میں جتنا بڑا شخص ملوث ہوگا اتنا ہی وہ جھوٹ کبائر میں شامل ہو جائے گا اور اس موقع پر جھوٹ سے بچنے سے اس شخص کو اتنی ہی عظمت حاصل ہو جائے گی۔

حضور نے فرمایا جھوٹ کا آغاز معمولی لغویات سے ہوتا ہے اور بڑھتے بڑھتے اتنا بڑھ جاتا ہے کہ صرف ایک جھوٹ سے ساری زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔ اور اگر صحیح تربیت نہ ہو تو رفتہ رفتہ ساری سوسائٹی میں اتنا جھوٹ پھیل جاتا ہے کہ ہر شخص خطرے پر بچنے کے لیے جھوٹ کا سہارا لینے لگ جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا بدقسمتی سے سچ بولنا ہمارے ملک کے معاشرے کی تربیت میں شامل نہیں۔ اس کے مقابل پر بعض بد مذہب اور لا مذہب معاشروں میں سچ کا معیار بلند ہے۔

حضور نے فرمایا اس صورت حال کو دور کرنے کے لیے احمدیوں کو بڑا جہاد کرنا ہوگا۔ حضور نے فرمایا جھوٹ کا آغاز اس طرح ہوتا ہے کہ بدقسمتی سے بچہ بڑا ہی جھوٹ کی فضا میں ہوتا ہے۔ مائیں بچوں کو جھوٹ بول کر بہلاتی ہیں۔ کہتی ہیں کہ ابھی تمہارے ابا آئیں گے مٹھائی لے کر چیجی لے کر آئیں گے۔ اس وقت ماں سوچتی ہے کہ کوئی بات نہیں معمولی جھوٹ ہے لیکن ادنیٰ قسم کے اس لغو جھوٹ کی فضا میں جب بچے بڑے ہوتے ہیں تو وہ بڑے ہو کر چھوٹے اور بڑے جھوٹ میں فرق نہیں کر سکتے۔ حضور نے فرمایا اگر اس قسم کے لغو جھوٹ کے بتوں کو توڑنے کی کوشش نہ کی گئی تو جہاد کیسے ہوگا۔ سب سے زیادہ اس جہاد کی ضرورت ان ممالک میں ہے جو پسماندہ ممالک ہیں حضور نے دعا فرمائی

(باقی صفحہ ۸ پر)

• ادارہ الفضل کے کارکن مکرم منیر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۸۳ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری سراج الدین صاحب دارالنصر غربی ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری دین محمد صاحب مرحوم چک ۹۳ ج ب ضلع بہاولنگر کا نواسہ ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت نومولود کا نام "محمد ناصر" تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ نومولود کے نیک خادم دین اور صحت و تندرستی والی لمبی عمر پائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(ادارہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، بمقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۹ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ
۲۱ وفا ۱۳۶۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دین کا خلاصہ اور کلمۂ طیبہ کا اصل مغز

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر یہ بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ اُس نے اُن کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے انہیں قرآن جیسی کامل و مکمل اور ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی شریعت عطا کی جو ایسے احکام پر مشتمل ہے۔ جو ہر لحاظ سے قابلِ عمل ہیں اور انسان کی فلاح و نجاح کے پوری طرح ضامن ہیں۔ پھر مزید احسان اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اس نے بندوں کو ایسا کلمہ عطا کیا جو خلاصہ ہے کلامِ مجید کی ساری تعلیم کا۔ وہ انتہائی مختصر اور بایں ہمہ نہایت جامع کلمہ ہے:۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

جہاں تک ہمارے اس نہایت ہی بابرکت کلمہ کے قرآن مجید کی ساری تعلیم کا خلاصہ ہونے کا تعلق ہے سیدنا حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو آپ پر) اس کی اس لازوال فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ کلمہ قرآن شریف کی ساری تعلیم کا خلاصہ ہے جو مسلمانوں کو سکھایا گیا ہے۔ چونکہ ایک بڑی اور مبسوط کتاب کو یاد کرنا آسان نہیں اس لئے یہ کلمہ سکھا دیا گیا تا کہ ہر وقت انسان اسلامی تعلیم کے مغز کو مدنظر رکھے اور جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر پیدا نہ ہو جاوے سچ یہی ہے کہ نجات نہیں۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۰۳)

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیم کا وہ مغز کیا ہے جسے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ میں سمو دیا گیا ہے۔ سو جہاں تک اس کلمہ کے لغوی معنوں کا تعلق ہے اس میں یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے رسول ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ اسلامی تعلیم کا مغز صرف اس امر کو قرار نہیں دیا جا سکتا کہ لوگ محض زبان سے اللہ کے واحد و لاشریک اور اس کے معبود ہونے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اللہ کا رسول ہونے کا اقرار کر لیں۔ اگر اس حقیقت کا زبانی اقرار ہی کافی ہوتا تو قرآن مجید میں انسانی اعمال و کردار اور ہر حرکت و سکون پر حاوی تفصیلی احکام نہ دیئے جاتے۔ ان احکام کا دیا جانا اس امر کو مستلزم ہے کہ ان پر عمل کیا جائے اور اپنے عمل سے اس امر کا ثبوت بہم پہنچایا جائے کہ واقعی ہم اللہ کو واحد و لاشریک اور قابلِ پرستش مانتے ہیں اور اس بات پر پختہ ایمان رکھتے ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ سو اس سے صاف عیاں ہے کہ قرآنی احکام پر عمل نہیں ہو سکتا جب تک اللہ اور رسولؐ کی کامل اطاعت اختیار نہ کی جائے۔ سو کلمۂ طیبہ کی رو سے خدا تعالیٰ کے واحد و لاشریک اور قابلِ پرستش ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے کا اقرار دراصل اس امر کا اقرار ہے کہ ہم اللہ اور رسولؐ کے کامل وفا شعار اور اطاعت گزار ہیں۔ سو اللہ اور رسولؐ پر ایمان لانے کے اقرار سے مراد اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کا اقرار ہے اور اطاعت ہی کلمہ طیبہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا اصل مغز ہے اور چونکہ کلمہ طیبہ ساری اسلامی تعلیم کا خلاصہ ہے، اس لئے دین کا خلاصہ بھی اطاعت ہی ہے۔

اب چونکہ اطاعت ہی دین کا خلاصہ اور کلمۂ طیبہ کا اصل مغز ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جنگلوں اور بیابانوں کے رہنے والے اعراب کو جو ظاہری طور پر ایمان تو لے آئے تھے لیکن اطاعت کی اہمیت سے سراسر ناواقف تھے اور اسلامی تعلیم پر عمل کرنا ضروری خیال نہیں کرتے تھے اس امر کی اجازت دی اور ان کا یہ حق تسلیم کیا کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہیں لیکن انہیں مومنوں کے زمرہ میں شمار نہیں کیا اور بتایا کہ مومن وہ اس صورت میں ہی شمار ہوں گے کہ جب اللہ اور رسولؐ اور اولی الامر کی اطاعت کو لازم پکڑ کر اسلامی تعلیم پر کما حقہٗ عمل پیرا ہوں گے۔ چنانچہ فرمایا:۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَ لَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (الحجرات آیت ۱۵)

ترجمہ:۔ بدوی کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے۔ اے رسولؐ تو ان سے کہہ ابھی تم ایمان نہیں لائے ہاں تم یہ کہہ سکتے ہو کہ ہم اسلام لے آئے ہیں (یعنی یہ کہ ہم مسلمان ہیں) کیونکہ ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ اور اگر تم اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو گے تو اللہ تمہارے اعمال کے اجر میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔ (یاد رکھو!) اللہ بہت بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت سے بھی اللہ، رسولؐ اور امامِ وقت کی اطاعت کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اطاعت کے بغیر ایمان متحقق نہیں ہوتا۔ ایسا شخص جو اطاعت کو لازم نہیں پکڑتا وہ لاکھ اپنے آپ کو مومن کہے وہ خدا کی نگاہ میں ہرگز بھی مومن نہیں ہوتا۔ اسی لئے سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ نے اطاعت کو دین کا خلاصہ قرار دے کر اس کی بنیادی اہمیت ذہن نشین کراتے ہوئے بڑے زوردار الفاظ میں فرمایا ہے:۔

"تم اپنے اندر سلسلہ (یعنی خلیفۂ وقت اور اس کے قائم کردہ نظام) کی صحیح اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ پیدا کرو۔ اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ کا فضل تم پر نازل ہو، اگر تم چاہتے ہو کہ بے دینوں کی موت نہ مرو اور ایسے مقام پر کھڑے نہ ہو کہ موت سے پہلے اللہ تعالیٰ تم کو مرتدین میں داخل کر دے تو اپنے اندر صحیح اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ پیدا کرو۔ احمدیت یقیناً خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے ..... اور یہ سلسلہ چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے اس کے مقابلہ میں کسی انسان کی پرواہ نہیں کی جائے گی خواہ وہ کوئی ہو، خواہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیٹا کیوں نہ ہو۔ خواہ وہ میرا بیٹا کیوں نہ ہو۔ سلسلہ مقدم اور غالب ہے ہر انسان پر۔ پس میں نے پھر ایک دفعہ کھول کر اس بات کو بیان کر دیا ہے تا کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ غفلت ہو گئی اور خیال نہ رہا۔ خوب یاد رکھو کہ اطاعت، اطاعت، اطاعت خلاصہ ہے دین کا۔ جو شخص افسر کی اطاعت نہیں کرتا وہ سمجھ لے کہ اس کی نمازیں اور اس کے روزے اور اس کا ایمان اسے کوئی فائدہ نہ دے سکے گا۔ وہ کفر کی سرحد پر کھڑا ہے اور ایک دھکے سے کافروں میں جا گرے گا اور اس کی نمازیں اور اس کے روزے اور اس کی زکوٰۃ اور اس کے صدقات اس کے کسی کام نہ آسکیں گے۔ جو شخص نمازیں پڑھتا ہے، چندے دیتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے، صدقات کرتا ہے اور دوسری نیکیاں بجا لاتا ہے۔ مگر اس میں یہ نقص ہے کہ وہ اطاعت اور فرمانبرداری نہیں کرتا تو وہ ایسے مقام پر کھڑا ہے جہاں ابلیس تھا۔ ابلیس بھی اپنے آپ کو موحد سمجھتا تھا مگر چونکہ اس نے نشوز اختیار کیا اور نافرمانی کا مادہ اس کے اندر تھا اس لئے ایک دن وہ کچھ اور تھا اور دوسرے دن کچھ اور ہو گیا .....

پس میں آج پھر یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اندر اطاعت اور فرمانبرداری کی رُوح پیدا کرو۔ جب تک یہ رُوح زندہ رہے گی احمدیت زندہ رہے گی۔ لیکن جب یہ رُوح مٹ گئی اور نشوز اور سرکشی کی عادت پیدا ہو گئی وہ دن اگر تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی سلسلہ کے خاتمہ کا دن ہو گا تو تم اس کا گلا گھونٹنے والے ہو گے۔ لیکن اگر وہ دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سلسلہ کے خاتمہ کا نہ ہو گا تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ تمہارا گلا گھونٹ دیں گے۔" (الفضل ۱۵ جون ۱۹۴۴ء)

ضروری اعلان

امیدواران کارکنیت صدر انجمن محررین و انسپکٹران کا تحریری امتحان انشاء اللہ مورخہ ۲۵/۷/۸۲ بروز اتوار بوقت ۹½ بجے صبح ہو گا۔ انٹرویو مورخہ ۲۶/۷/۸۲ بروز پیر بوقت ۹ بجے صبح ہو گا۔ میٹرک کی سند ہمراہ لائیں۔

امیدواران وقت مقررہ پر دفتر نظارت دیوان میں تشریف لے آئیں۔ امتحان کے لیے کاغذ قلم۔ دوات ہمراہ لائیں۔ آمد و رفت کے اخراجات امیدوار خود برداشت کریں گے۔

(ناظر بیت المال آمد سیکرٹری کمیشن امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ

(حدیث النبیؐ)

مومن کو نہیں چاہیئے کہ وہ اپنے مومن بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

قارئین کے ازدیاد ایمان کے لیے ہم اس کالم میں ایک ترتیب کے ساتھ ایسے رویاء اور کشوف شائع کیا کریں گے۔ جو اللہ تعالیٰ نے کثرت کے ساتھ جماعت کے ہر عمر کے مرد و زن اور بچوں تک کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت کے حق میں دکھائے ہیں۔

یہ امر حیران کن ہے کہ سینکڑوں افراد کو دنیا کے مختلف ملکوں میں مختلف اوقات میں جو قریباً چالیس سال کے عرصہ پر پھیلا ہوا ہے۔ ایک شخص کے متعلق خوابیں آتی ہیں۔ اور ان میں باہم اس قدر یکسانیت اور مشابہت ہے۔ کہ گویا ایک ہی چشمہ صافی کا پانی ہے۔ ایسی خوابیں کسی صورت میں بھی حدیث النفس یا اضغاث احلام میں شمار نہیں ہو سکتیں۔

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی تائید میں اس کثرت سے خوابوں کا دکھایا جانا جہاں حضور کی خلافت حقہ کی دلیل ہے وہاں اس امر کا یہ بھی ثبوت ہے۔ کہ اس وقت ساری دنیا میں جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ خاص سلوک ہے کہ وہ اس جماعت کے افراد پر کثرت کے ساتھ بشارات کا نزول فرماتا ہے۔

جس کی مثال اس وقت دنیا میں کسی جماعت میں نہیں ملتی تتنزل علیھم الملئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ۔ الخ

نیز اس مسئلہ کی وضاحت بھی ہوتی ہے۔ کہ ایسی جماعتوں میں قدرت ثانیہ کے ظہور اور نئی خلافت کے قیام کے وقت اللہ تعالیٰ کس طرح مومنین کے دلوں پر تصرف فرما کر ان سے اپنی منشاء کے مطابق فیصلہ کرواتا ہے۔ الحمد للہ یہ نظارہ احباب جماعت نے اپنی آنکھوں سے دیکھا جن احباب نے ابھی تک اپنی یا اپنے عزیزوں کی ایسی خوابیں نظارت اصلاح وارشاد میں نہ بھجوائی ہوں وہ جلد از جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد)

۱۔ "خدائے قدوس کی قسم کھا کر جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے عرض کرتی ہوں کہ آج سے تقریباً بیالیس برس قبل ۱۹۴۰ء میں میں نے ہاتف غیبی کی نہایت صاف اور بڑی اثر انگیز آواز سنی "خلیفۃ المسیح حضرت میاں طاہر احمد صاحب ہوں گے"

میرے مرحوم میاں ان دنوں انبالہ چھاؤنی میں ریلوے ملازم تھے۔ انہیں میں نے یہ بات بتا کر اپنے محبوب امام حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ کی بارگاہ میں بذریعہ ڈاک یہ سب واقعہ لکھ بھیجا۔ جس کا جواب حضور کی طرف سے یہ موصول ہوا کہ خلیفہ کی موجودگی میں ایسے رؤیا و کشوف صیغہ راز میں رہنے چاہئیں۔ اور تشہیر نہیں کرنی چاہیے۔ چنانچہ خلافت ثالثہ کے قیام کے موقع پر میں یہی سمجھی کہ شاید میاں طاہر احمد صاحب سے اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ ہمیں ایسا خلیفہ عطا ہو جو طاہر اور مطہر ہو۔ اب حضور کا انتخاب ہوا تو معاملہ صاف ہو گیا۔ خدا کا کہنا پورا ہوا اور روح جھوم اٹھی الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

امۃ الرشید بیگم ۳۹-۳۸ دار البرکات ربوہ

۲۔ اس عاجز نے عرصہ ۳۷ سال کا ہوا ۱۹۴۵ء میں ایک خواب دیکھا تھا۔ ان دنوں خاکسار چک ۱۰۶ رحیم یار خاں میں رہائش پذیر تھا۔ اور جماعت احمدیہ چک ۱۰۶ رحیم یار خاں کا صدر تھا۔ خواب میں میں قادیان میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے باغیچہ کی غربی طرف سڑک کے غربی کنارے پر شرقی طرف رخ کر کے کھڑا ہوں۔ کہ اس سڑک پر جو کہ کوٹھی نواب محمد علی خان صاحب دار السلام کی طرف سے شہر کی طرف آتی ہے، اس پر حضرت مصلح موعود کوٹھی دار السلام کی طرف سے شہر کی طرف تشریف لا رہے ہیں۔ اور ان کے ساتھ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب، حضرت مفتی محمد صادق صاحب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب حضرت مولوی شیر علی صاحب بھی ایک گروپ کی صورت میں تشریف لا رہے ہیں جب یہ گروپ قریب آیا تو میں دل میں خیال کرتا ہوں کہ شاید راستہ چلتے ہوئے حضور کے ساتھ مصافحہ کی اجازت ہے یا نہیں میں اسی سوچ میں تھا کہ حضرت مصلح موعود میرے بالکل قریب آ گئے اور حضور نے اس عاجز کی طرف رخ فرما کر اپنا ہاتھ مصافحہ کے لیے میری طرف بڑھایا۔ خاکسار نے آگے بڑھ کر حضور سے مصافحہ کیا اور وہ گروپ شہر کی طرف بڑھ گیا۔ ابھی میں اسی جگہ کھڑا ہوں کہ دوسرا ایک گروپ جو پہلے گروپ کے پیچھے آ رہا تھا میرے قریب آ گیا۔ اس گروپ میں سے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث نے میرے قریب آ کر اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا اور میں نے مصافحہ کیا۔ پھر ابھی میں وہیں کھڑا تھا کہ ایک تیسرا گروپ قریب آ گیا اس میں سے اس وقت کے میاں طاہر احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے ہاتھ بڑھایا اور میں نے آگے بڑھ کے مصافحہ کیا۔

اس تیسرے مصافحہ کے بعد میں نے ان گروپوں کی پچھلی طرف دیکھا تو بہت دور تک مجھے گروپ ہی گروپ ایک دوسرے کے پیچھے آتے نظر آئے اور میں حیران ہو گیا اس کے بعد فوراً نظارہ بدل کر بہشتی مقبرہ کو جانے والی سڑک کا ہو گیا۔

(برکت علی منگلی حال ۱۲-۱۳-۱۲ دار الرحمت غربی ربوہ)

۳۔ خاکسار ۱۹۴۶ء میں تحقیق حق کے لیے قادیان دار الامان گیا۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا تعارف جناب قیس مینائی صاحب کے ذریعہ حاصل کرتا رہا۔ ایک دن مسجد مبارک گیا تو سیڑھیوں کے اوپر جناب میاں طاہر احمد صاحب کھڑے تھے۔ آپ اس وقت نوعمر تھے۔ سر پر کاسنی رنگ کی پگڑی باندھ رکھی تھی۔ نہایت خوبصورت جوان تھے۔ میں بغل گیر ہوا اور باتیں کیں تو ان کی مدلل گفتگو سے بہت خوش ہوا جب بیعت کر کے واپس گجرات آیا تو ایک دن خواب میں جناب میاں طاہر احمد صاحب کو دیکھا۔ اسی پگڑی میں انہیں دیکھا۔ کسی نے کہا کہ یہ زین العابدین ہیں۔ میں اسکی تعبیر یہ کرتا رہا کہ میاں صاحب بہت عابد و زاہد انسان ہیں۔ جب بھی آپ کو دیکھتا تو یہ بات یاد آ جاتی۔ اب ۱۰ رجون ۱۹۸۲ء کو تعبیر سامنے آ گئی۔ کہ خاکسار چونکہ اثناء عشریہ سے احمدی ہوا تھا اور اثناء عشری عقیدے کے لحاظ سے زین العابدین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چوتھے امام تھے۔ اور اب حضرت مرزا طاہر احمد صاحب حضرت اقدس ..... کے چوتھے خلیفہ اور امام جماعت احمدیہ ہیں۔

(سردار احمد خادم معلم وقف جدید نوشہرہ درکاں ضلع گوجرانوالہ)

(۴)

"عاجزہ نے آج سے سترہ سال پہلے ایک خواب دیکھی تھی جس کی تعبیر آج ملی ہے۔ میں نے حضرت مصلح موعود کی وفات سے چند روز قبل خواب میں دیکھا کہ حضرت ام ناصر اپنے گھر میں ہیں اور ایک بہت بڑا کمرہ ہے۔ اور بہت خوبصورت اور روشن ہے اس کے اندر ایک خوبصورت پلنگ بچھا ہوا ہے اس پر ایک خوبصورت گاؤ تکیہ کے سہارے حضرت ام ناصر نور اللہ مرقدہا بیٹھی ہوئی ہیں۔ میں ان کو دیکھ کر جلدی سے اندر جاتی ہوں اور بڑے زور سے آپ کو السلام علیکم کہتی ہوں۔ آپ مجھے فرماتی ہیں کہ چھوٹی آپا کے گھر آج دعوت ہے سب لوگ کھانا کھا رہے ہیں تم نے کھانا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ کس بات کی دعوت ہے آپ فرماتی ہیں کہ تمہیں علم نہیں کہ آج ناصر دولہا بنا ہے۔ اس ساری گفتگو کے دوران میں نے دیکھا کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت ام ناصر نور اللہ مرقدہٗ کے پیچھے اس طرح کھڑے ہیں کہ ان کے دونوں کندھوں کے درمیان میں ہیں۔ اور آپ مجھے دیکھ کر مسکرا رہے ہیں۔ جب حضرت ام ناصر نے فرمایا کہ تمہیں علم نہیں آج ناصر دولہا بنا ہے تو ساتھ ہی حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اس کے بعد ان کی باری ہے۔ اس کے بعد میں چھوٹی آپا کے گھر جاتی ہوں۔ وہاں جا کر دیکھا کہ سب لوگ وہاں جمع ہیں اور کھانے کا اہتمام ہے اور ساتھ ہی میرے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا ہے نماز پڑھنی چاہیے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی"

(امۃ الرشید والدہ نعیم احمد طاہر کراچی)

(۵)

"آج سے بارہ تیرہ سال قبل مجھے ایک خواب آئی جب میں نے صبح اٹھ کر اپنی والدہ کو سنائی تو انہوں نے کہا کہ مجھے بھی آج رات ایسی ہی خواب آئی ہے دونوں خوابوں میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے خلیفۃ المسیح ہونے کا مفہوم پایا جاتا تھا۔ اتنا عرصہ گذر جانے کی وجہ ہمیں خوابیں یاد نہیں رہیں مگر ذہن میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے متعلق خلیفۃ المسیح ہونے کا خیال پختہ ہو چکا تھا۔ چنانچہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے وصال کی خبر ملی اور میں ربوہ جانے کے لئے تیار ہوا تو میں نے اپنی اہلیہ بشریٰ پروین صاحبہ کو بتایا کہ میرے خواب کے مطابق حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ہوں گے۔ الحمد للہ کہ خلافت رابعہ کے قیام سے یہ خواب پوری ہو گئی"

(لطیف احمد شمس رچنا ٹاؤن۔ شاہدرہ۔ لاہور)

(۶)

"خاکسار نے چھ سات سال قبل خواب میں دیکھا کہ میں اپنے گاؤں گھیٹ پورہ ضلع فیصل آباد سے ربوہ پہنچا ہوں۔ کیونکہ اطلاع ملی تھی کہ حضور فوت ہو چکے ہیں۔ ربوہ پہنچنے پر معلوم ہوا کہ ایوان محمود میں خلافت کا انتخاب ہو رہا ہے۔ لوگ ٹولیوں کی شکل میں بیٹھے ہیں ہر طرف چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں۔ تھوڑی دیر کے بعد لوگوں نے خوشی سے اچھلنا شروع کر دیا اور چرچا ہو گیا کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفہ مقرر ہو گئے ہیں پھر میں نے دیکھا کہ آپ نے پگڑی پہنی ہوئی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا جنازہ بھی موجود ہے۔ میں نے خلافت رابعہ کے قیام پر وہی نظارہ دیکھ لیا۔ الحمد للہ۔

(عبد الکریم ابن مولوی سلطان علی صاحب (مرحوم) دار الفضل ربوہ)

(باقی)

ربوہ میں
عید الفطر کی نماز کا وقت

ربوہ میں عید الفطر کی نماز کا وقت حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے ساڑھے آٹھ بجے مقرر کیا گیا ہے نماز مسجد اقصیٰ میں ہوگی اور خواتین کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا

(ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس کے سپرد سلسلہ کا نظام ہوگا اسکے ذریعے

کمزور نظر آنے والوں کو فتح حاصل ہوگی

جماعت احمدیہ کی مشکلات دُور ہونیکی نوید

حضرت مصلح موعود کی ایک عظیم الشان خوشخبری

(محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد - ربوہ)

۱۹۲۵ء میں جماعت احمدیہ اقتصادی اعتبار سے ایک روح فرسا صورتِ حال سے دوچار تھی۔ سلسلہ کی مالی حالت کا یہ عالم تھا کہ اس سال کی مجلس مشاورت میں حضرت مصلح موعود نے صیغہ بیت المال کا جو بجٹ منظور فرمایا اس کی کل رقم صرف ۳ لاکھ ۲۵ ہزار تھی۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۵ء صفحہ ۵)

سیدنا حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۵ء کے موقع پر سلسلہ کی تشویشناک مالی کیفیت کا نقشہ کھینچتے ہوئے احبابِ جماعت کو اس دردناک المیہ سے آگاہ کیا کہ۔

"یہ حالت ہے کہ کارکنوں کو تین تین ماہ کی تنخواہیں نہیں ملیں اور ان میں سے ۲۵ ۳۰ آدمی مجھے ایسے معلوم ہیں جنہیں کئی کئی دفتوں کا فاقہ گزر چکا ہے۔ حضرت (اقدس..... ناقل) کے ایک پرانے صحابی ایک دن میرے پاس آئے اور آکر رو پڑے کہ اتنے دنوں کا فاقہ ہے اور کام کرتے ہوئے غش کے قریب حالت پہنچ جاتی ہے۔ اس حالت میں مَیں نے ارادہ کیا کہ گھر بار چھوڑ کر کہیں جنگل میں جا بیٹھوں۔ مگر اس خیال سے باز رہا کہ خودکشی نہ ہو۔

آپ لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ ایسی حالت میں اس بات کو دیر تک التوا میں نہیں رکھا جاسکتا۔ بے شک باہر کی جماعتوں کے افراد کو تکالیف کا سامنا ہے کیونکہ وہ کوئی امیر کبیر نہیں ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ کیا ان کو بھی ایسی ہی تنگی درپیش ہے جیسی یہاں ہم کو ہے؟ ایک دن تو ان تکالیف کی وجہ سے مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میری قوتِ ارادی بالکل جانے لگی ہے۔ اور قریب تھا کہ میں اپنے تن کے کپڑے پھاڑ ڈالوں۔

(منہاج الطالبین صفحہ ۱۵)

حضرت مصلح موعود نے مخلصینِ جماعت کے سامنے یہ لرزہ خیز حقائق بیان کرنے کے بعد ان مشکلات کو دور کرنے کے لیے یہ تجویز فرمائی کہ آمد کے بجٹ سے چالیس ہزار روپیہ کا خرچ زیادہ ہے اس لیے جب تک یہ خرچ معمولی آمد سے پورا نہ ہو جائے ہماری جماعت کے دوست اپنی ایک ماہ کی آمد کا چالیس فیصدی ہر سال چندہ خاص کے طور پر ادا کرتے رہیں۔ اس کے ساتھ ہی حضور نے علی وجہ البصیرت یہ اعلان فرمایا کہ

"آپ لوگ یہ مت خیال کریں کہ یہ کام کس طرح چلے گا..... یہ خدا تعالیٰ کا سلسلہ ہے۔ مَیں نے یہ جگہ اُس وقت دیکھی تھی جب یہ ویران پڑی تھی اور وہ وقت بھی دیکھا ہے جب حضرت (اقدس..... ناقل) سیر کے لیے نکلتے تو ایک آدھ آدمی آپ کے ساتھ ہوتا تھا اور وہ بھی آپ کا ملازم، مگر آج خود حضرت (اقدس..... ناقل) نہیں بلکہ آپ کے غلام کی یہ حالت ہے کہ ہجوم میں سے چور کی طرح بھاگ کر نکلتا ہے تاکہ ہجوم میں گھر نہ جائے۔ پس وہ خدا جو ایک سے بڑھا کر اتنے آدمی کرسکتا ہے اور جو لاکھوں روپیہ چندہ بھیج سکتا ہے وہ آئندہ بھی اس سلسلہ کو بڑھائے گا۔ اس وجہ سے میں ایک منٹ کے لیے بھی یہ خیال نہیں کرسکتا کہ یہ سلسلہ ترقی نہیں کرے گا۔ اور دنیا کی کوئی روک اس کے رستہ میں حائل ہو جائے گی۔" (ایضاً صفحہ ۱۸)

قوتِ ایمان اور جوشِ ایمان سے بھرے ہوئے ان روح پرور کلمات کے بعد حضور نے یہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی کہ

"خدا کے فضل سے یہ سلسلہ ان مشکلات سے نکلے گا اور انہی کے ہاتھ سے خدا تعالیٰ فتح و نصرت دیگا۔ جو آج کمزور سمجھے جاتے ہیں اور جو واقعہ میں کمزور ہیں بھی دیکھو بہادر جرنیل وہی سمجھا جاتا ہے جو معمولی سپاہیوں کو لیتا اور ان کے ذریعہ عظیم الشان کام کرکے دکھاتا ہے۔ مَیں اپنے لیے نہیں کہتا۔ کیونکہ یہ خدا کا سلسلہ ہے۔ اس لیے جس کے سپرد بھی خدا تعالیٰ اس سلسلہ کا انتظام کرے گا اُسے ایسی قوت اور طاقت بخشے گا کہ آج جو کمزور نظر آتے ہیں انہی کے ہاتھوں فتح حاصل ہوگی۔"

(منہاج الطالبین صفحہ ۱۹)

خدا کے محبوب بندہ سیدنا محمود المصلح الموعود (نور اللہ مرقدہٗ) کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے یہ الفاظ خلافتِ رابعہ کے انتہائی مبارک دور کے آغاز سے ہی نہایت تیزی کے ساتھ ایک حقیقت اور صداقت اختیار کرتے جارہے ہیں۔

چنانچہ جہاں ۱۹۲۵ء کا سالانہ بجٹ ہی تین لاکھ پچپن ہزار تھا وہاں صرف صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال (از یکم جولائی ۱۹۸۱ء تا ۳۰ جون ۱۹۸۲ء) کے محاصلِ خالص میں ایک کروڑ چھتیس لاکھ تراسی ہزار روپیہ کی آمد ہوئی جو اصل بجٹ کے مقابلہ میں تیس لاکھ ستاسٹھ ہزار سے بھی زیادہ تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۹ جولائی ۱۹۸۲ء کے خطبہ میں جماعت احمدیہ کے اس ممتاز اور منفرد آسمانی نظام مالیات کے اس زندہ نشان کے تین اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے بعد نہایت پرجلال انداز میں فرمایا کہ

"ساری دنیا کی ساری طاقتیں بھی مل جائیں ان خزانوں کو اربوں سے ضرب دے لیں تب بھی وہ اس روپیہ کو شکست نہیں دے سکتیں تب بھی وہ یہ روپیہ جیتے گا اس کے مقدر میں شکست نہیں۔"

(الفضل ۱۲ جولائی ۱۹۸۲ء)

چونکہ خلفاء کے علم و معرفت کا سرچشمہ ایک ہی ہوتا ہے اور وہ اپنی کشفی آنکھ سے وہ کچھ دیکھتے ہیں جو دوسرے نہیں دیکھ سکتے اور اُن کی زبان خدا تعالیٰ کی زبان ہوتی ہے۔ اس لیے ان کے لب و لہجہ اور اندازِ تخاطب میں حیرت انگیز طور پر یکسانیت ہوتی ہے۔ جس کے لفظ لفظ سے یقین کے انوار کی جلوہ نمائی ہوتی ہے۔ بالکل یہی صورت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں سے نمایاں ہے

جس سے پتہ چلتا ہے کہ آسمانوں پر تحریک احمدیت کی فتح کے نقارے بج رہے ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں جبکہ خدا کی بات کمال آب و تاب سے پوری ہوگی اور خدا تعالیٰ اپنی قدرتوں کی ایسے عجیب رنگ میں تجلی فرمائے گا۔ کہ چھوٹے بڑے کئے جائیں، کھوٹے بہتوں میں بدل جائیں گے اور فتح مبین کا تاج انہیں کے سر پر رکھا جائے گا جن کو آج کمزور سمجھا جاتا ہے۔"

ع ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے۔

نوجوان خدمتِ اسلام کے لئے آگے آئیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا میٹرک امتحان میں فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہونے والے نوجوانوں کے نام پیغام پر

"جماعت سے میں یہ کہوں گا کہ اس وقت سو سے بھی کم واقفین وقفِ جدید ہیں۔ یہ ہماری ضرورت کا بیسواں حصہ بھی پورا نہیں کرتے۔ اس واسطے ایسے نوجوان جو سکول کی قابلیت کے لحاظ سے ان کے قواعد پر پورے اُترتے ہوں اور دل میں جذبہ بھی رکھتے ہوں..... اس کے لئے ہر ہفتے میرا یہ پیغام ہر گاؤں میں پہنچایا جائے کہ ہمیں بچے دو ہمیں بچے دو تاکہ بڑوں کی تربیت کرسکیں۔ ہمیں بچے دو تاکہ ہم آئندہ آنے والی نسل کی ابتدائی تربیت کرسکیں۔" (الفضل ۶/۸۲)

امراء اضلاع۔ صدران جماعت۔ زعماء انصار اللہ اور قائدین خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر خدمتِ اسلام کا جذبہ رکھنے والے نوجوانوں کو وقفِ جدید کے تحت زندگی وقف کرنے کی تحریک فرمائیں تاکہ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کیا جاسکے۔

(ناظم ارشاد وقفِ جدید)

حضرت اقدس نے فرمایا:-

"اگر کوئی مرکر واپس آسکتا تو وہ دو تین صدیوں کے بعد دیکھ لیتا کہ ساری دُنیا احمدی قوم سے اُسی طرح پر ہے جس طرح سمندر قطرات سے پُر ہوتا ہے"

(روایت مرزا یعقوب بیگ صاحب منقولہ از تشحیذ الاذہان جنوری ۱۹۱۳ء صفحہ ۳۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱- اختتام رمضان پر عید الفطر کا مقصد

۲- عید الفطر کے ضروری مسائل

(مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ سلسلہ احمدیہ)

رمضان المبارک کے روزے عبادت کا درجہ رکھتے ہیں۔ اسلام کا یہ نظام عبادت بعض قواعد و ضوابط اور پابندیوں کے ساتھ فرزندانِ اسلام میں وحدت، الفت، مواسات، صبر، قوت برداشت، استقامت اور باہمی اخوت پیدا کرتا ہے۔ روزوں کے احکام پر عمل کرنے سے قوم میں انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے انقلابی روح پیدا کرنا مقصود ہے۔ ایسا انقلاب تعمیر اخلاق کا باعث ہوتا ہے۔ چنانچہ اس قسم کے تعمیری انقلاب کی افادیت کا قرآن کریم نے یوں ذکر کیا ہے۔

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم۔

اللہ تعالیٰ کسی قوم کے احوال و کوائف کو اسی صورت میں بدلتا ہے۔ جبکہ وہ لوگ خود اپنے اندر تبدیلی پیدا کر لیں۔

روزہ کی عبادت کا بنیادی مقصد معاشرہ سے الحاد، دہریت اور ذہنی انتشار کو دور کرنا ہے اور فاسد ماحول کو ختم کر کے نیک اور بابرکت ماحول پیدا کرنا ہے۔ ایک ماہ کی عبادت کے بعد فرزندانِ اسلام کو اجتماعی رنگ میں مسرت اور خوشی کی تقریب سے نوازا جاتا ہے۔ جسے عید الفطر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ لفظ عید کے معنے عربی زبان میں ایسے امر کے ہیں جو بار بار لوٹ کر آئے۔ عید چونکہ ہر سال نئی خوشی اور مسرت کا پیغام لے کر آتی ہے اس لیے اس کو عید کہا جاتا ہے اور عید الفطر کے معنے کھانا چھوڑنے اور اسلامی فاقہ کو ترک کرنے کی خوشی کے ہیں۔ بلاشبہ عید الفطر ان اصحاب کے لیے جشن مسرت ہے جنہوں نے رمضان المبارک میں بھوکا اور پیاسا رہ کر اور روزہ کے احکام و قواعد پر بشاشت سے عمل کیا اور اس کے نتیجہ میں رضاء ربانی کو حاصل کیا۔ خوشی اور انبساط کی یہ تقاریب دعوتیں اور ملاقاتیں اور تحائف کا تبادلہ، اچھے کپڑے پہننے اور احباب و اقارب کی گھروں میں آمد اس روحانی خوشی و مسرت کی غمازی کر رہی ہوتی ہیں۔ یہ امر افسوس ناک ہے کہ عید الفطر جو اسلامی تہذیب و تمدن کا مظہر ہے۔ مگر آج اس کے برعکس مغربیت کی تقلید کی جا رہی ہے، موسیقی اور رنگا رنگ کے پروگرام تیار کئے جاتے ہیں یہ رمضان کے روزوں کی حقیقی سپرٹ اور مقصد کے خلاف ہے یہ اسلامی اقدار کے ساتھ استہزاء اور استخفاف ہے عید الفطر کی تقریب اور اس کی نماز خدائے واحد کے حضور عبودیت کا نذرانہ پیش کرنے کے لیے رکھی گئی ہے اور خدا تعالیٰ کے حضور اللہ اکبر کا شکرانہ اس امر کا میثاق ہے کہ اے خدا رب العالمین خدا ہم تیرے ہی نام لیوا ہیں اور ایاک نعبد و ایاک نستعین پر عمل پیرا ہیں عید الفطر کی نماز اور تقریبات اس مقدس روح اور پاک جذبہ کے ساتھ ہونی چاہئیں۔ عید الفطر ایک ایسی تقریب ہے جس کے مسائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں اور اس کے مخصوص احکام ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱- صدقۃ الفطر (فطرانہ) کا فرض ادا کر کے نماز عید کے لیے روانہ ہوں یہ صدقۃ الفطر گھر کے ہر فرد کی طرف سے ادا ہونا ضروری ہے صدقۃ الفطر کی ادائیگی اس نومولود بچہ کی طرف سے بھی ضروری ہے جو عید الفطر کی نماز سے پہلے پیدا ہوا ہو۔ صدقۃ الفطر جسے زکوٰۃ الصوم روزہ کی زکوٰۃ اور زکوٰۃ رمضان کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اس کی ادائیگی اس امر کا عملی ثبوت ہوتا ہے کہ روزوں کی غرض پوری کر دی گئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ کی حکمت طھرۃ للصیام وطعمۃ للمساکین کے الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔ یعنی صدقۃ الفطر روزوں کی پاکیزگی کا باعث ہے اور مساکین کے لیے غذا و خوراک ہے اور اس سے غریب پروری ہے۔

۲- عید کے دن غسل کرنا۔ صاف کپڑے پہننے ضروری ہیں۔ اس سے اسلامی تقریب کو نمایاں مقام دینا مقصود ہے۔ اور اس سے خوشی اور بشاشت کا اظہار ہے۔

۳- خوشبو کا استعمال مسنون ہے۔

۴- بعض اشخاص غلط اور عدم علم کی بناء پر عید کے دن بھی عید کی نماز تک روزہ رکھتے ہیں حالانکہ اس عید کا نام عید الفطر ہے یعنی روزہ کی افطاری کا اجتماع اور اس کی عید۔ کھانے اور پینے کی پابندی سے اب آزادی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت انس کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے قبل طاق کھجوریں تناول فرمایا کرتے تھے یہ ضروری نہیں کہ کھجوریں ہی کھائی جائیں۔ مقامی حالات کے مطابق جو چیز میسر ہو وہ تناول کر لی جائے مگر عشق رسول کا تقاضا یہی ہے کہ کھجوریں استعمال کی جائے۔

۵- اس قسم کی تقاریب کا ایک مقصد اسلامی معاشرہ کے اثرات کو قائم کرنا اور اس کو ایسے رنگ میں وسعت دینا ہے جس کا اثر ہر فرد پر ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول مبارک تھا کہ آپ جس راستہ سے تشریف لے جاتے تھے واپسی کے وقت کوئی دوسرا راستہ اختیار فرماتے اس سے جہاں تنوع پیدا کرنا مقصود ہے وہاں باہمی اخوت و محبت تعارف اور ملاقات کے وسائل زیادہ میسر آتے ہیں۔

۶- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے صحابہ اور آپ کے خلفاء راشدین کا یہ معمول تھا عید کی نماز کو جاتے وقت راستہ میں بلند آواز سے یہ تکبیریں پڑھتے جاتے

اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ
واللہ اکبر، اللہ اکبر وللہ الحمد

چنانچہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے:۔

زینوا اعیادکم بالتکبیر

یعنی اے مومنو! اپنی عیدوں کو تکبیروں سے مزین کرو۔ ان تکبیرات میں جہاں خدا تعالیٰ کے جلال و جمال کا اظہار کرنا مقصود ہے اور اس کی کبریائی اور حمد کا اعتراف ہے۔ وہاں غرور و کبر اور نخوت کو ختم کرنا ہے اور باہمی یگانگت اور وحدت عمل کا اظہار ہے۔

۷- عید الفطر کی نماز کے لیے نہ تو اذان ہے اور نہ ہی اقامت ہے۔

۸- عید کی نماز کی پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد سات تکبیرات ہیں اور دوسری میں پانچ تکبیرات ہیں۔ ہر تکبیر پر ہاتھ کانوں یا کندھوں تک لا کر کھلے چھوڑ دینے چاہیے اور آخری تکبیر پر ہاتھ باندھ لینے چاہئیں۔

۹- خواتین کو عید الفطر کے اجتماع میں ضرور شریک ہونا چاہیے۔ اس سے طبقہ خواتین کی تربیت مقصود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ ایک دفعہ آنحضرت نے نماز عید میں شمولیت کی تلقین فرمائی اس پر ایک عورت نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کہ ہم میں سے کسی کے پاس بعض اوقات اوڑھنی نہیں ہوتی اس لیے اگر وہ نہ جا سکے تو کوئی حرج نہیں اس پر حضور نے فرمایا:۔

لتلبسھا صاحبتھا من جلھا یعنی فلیشھدن الخیر

کہ اس کی کوئی سہیلی اس کے لیے اوڑھنی کا انتظام کر دے تاکہ وہ بھی نیکی کے کام میں شریک ہو سکے۔

۱۰- خطبہ عید بڑے اہتمام اور توجہ سے سننا چاہیے کیونکہ خطبہ نماز کا ایک اہم حصہ ہوتا ہے۔ امام کے مواعظ سے مستفید ہونا ضروری ہے۔ نماز کے اختتام پر ایک دوسرے سے معانقہ کیا جائے۔ اور مبارکباد دینی اور ایک دوسرے کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری یہ عبادت اور روزہ کو قبول فرمائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اڑتیسواں سالانہ اجتماع ۱۵-۱۶-۱۷ر اخاء ۱۳۶۱ ہش (اکتوبر ۱۹۸۲ء) کو منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ خلافت رابعہ کے بابرکت دور کا یہ پہلا اجتماع ہے اس لیے زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال کو اس اجتماع میں شامل ہو کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور کلمات سے مستفیض ہونا چاہیئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا تاکیدی ارشاد ہے کہ:۔

"ہر جماعت کا کم از کم ایک نمائندہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ اجتماع میں ہماری پوری کی پوری جماعت کی نمائندگی ہونی چاہیئے"

(الفضل ۱۰ر ستمبر ۱۹۷۲ء)

گذشتہ سال سالانہ اجتماعوں کے بارے میں حضور اقدس نور اللہ مرقدہٗ کا خصوصی پیغام یہ تھا کہ:۔

"ہر جماعت کی نمائندگی اپنے اپنے اجتماع میں ہونی چاہیئے۔ اس کی ذمہ داری ایک تو خود ان تنظیموں پر ہے، لیکن اس کے علاوہ تمام اضلاع کے امراء کی میں ذمہ داری لگاتا ہوں اور تمام اضلاع میں کام کرنے والے مربیوں اور معلموں کی یہ ذمہ داری لگاتا ہوں کہ وہ گاؤں گاؤں قریہ قریہ جا کے۔ جاتے رہ کر۔ ایک دفعہ نہیں، جاتے رہ کر ان کو تیار کریں کہ کوئی گاؤں یا قصبہ جو ہے یا شہر جو ہے وہ محروم نہ رہے"

(الفضل ۴ر اکتوبر ۱۹۸۱ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قراردادِ تعزیت

ہم جملہ ممبران جماعت احمدیہ برینٹ فورڈ محترم قریشی محمد یوسف صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات پر گہرے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم قریشی صاحب کا وجود جماعت احمدیہ میں ایک قابلِ قدر وجود تھا۔ سلسلہ کی طرف سے جو بھی ذمہ داری آپ کو سونپی گئی۔ آپ نے بڑی محنت سے اس کو انجام دیا۔

آپ نے امریکہ میں اپنے قیام کے دوران اپنے بڑے بیٹے ڈاکٹر محمد ظفر صاحب کے تعاون سے مسجد کے لئے زمین خریدی۔ یہ مسجد بفضل اللہ تعالیٰ اب بن چکی ہے۔

ہم سب ممبران جماعتِ احمدیہ برینٹ فورڈ، آپ کی اہلیہ صاحبہ، آپ کے صاحبزادگان، آپ کی بیٹیوں، دامادوں اور دیگر سب خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور آپ کے اس صدمہ میں برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ قریشی صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آپ کے درجات کو بلند کرے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین اللھم آمین۔

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ برینٹ فورڈ

مرسلہ:۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ برینٹ فورڈ)

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم ناہید اظہر شیخ کیمیکل انجینئر (پی۔ آئی۔ اے) ابن شیخ محمد لطیف صاحب ایڈووکیٹ مرحوم آف لاہور کا نکاح لیڈی ڈاکٹر منصورہ احمد بنت چوہدری نذیر احمد خان صاحب آف کراچی کے ہمراہ مبلغ تیس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مورخہ ۱۸ جون ۱۹۸۲ء بروز جمعہ احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔

عزیزہ ڈاکٹر منصورہ حضرت اقدس کے معروف صحابی حضرت ماسٹر سردار عبدالرحمٰن صاحب (سابق مہر سنگھ) کی نواسی اور لیڈی ڈاکٹر محمودہ نذیر صاحبہ مرحومہ کی بیٹی ہیں۔ عزیزم ناہید اظہر شیخ حضرت صوفی شیخ مولا بخش صاحب آف لاہور جو کہ حضرت اقدس کے ۳۱۳ اصحاب میں سے تھے اور حافظ حلیمہ بیگم صاحبہ آف مالیر کوٹلہ کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور دینی و دنیاوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے آمین ثم آمین۔

(بیگم شیخ محمد لطیف صاحب ایڈووکیٹ مرحوم لاہور)

چندہ مہمانخانہ مستورات

ماہ جون ۸۲ء میں چندہ مہمانخانہ مستورات کی کل وصولی ۴۸۵۷/- روپے ہوئی ہے یہ رقم شامل کر کے مہمانخانہ کی کل وصولی ۵،۷۶،۱۷۰،۷۷ روپے ہو چکی ہے اور مہمانخانہ کی تعمیر پر ۵،۵۲،۳۸۴،۸۰ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ ابھی تعمیر کا کچھ کام مثلاً کمروں کے فرش پکے ہونے، غسل خانوں، نالیوں کی تعمیر وغیرہ باقی ہے۔ اس لئے لجنات کوشش کریں کہ جن بہنوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا وہ حصہ لے کر ثواب حاصل کریں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

تجاویز برائے شوریٰ بر موقعہ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی مجلس شوریٰ کے لئے تجاویز یکم ستمبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔ تجاویز انفرادی اور ذاتی نہ ہوں۔ بلکہ اجلاس بلا کر بہنوں کے مشورہ سے تجاویز بھجوائی جائیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پورا نام و پتہ اور چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ مینیجر

اعلان

سویڈش پاکستانی انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی گجرات کے اعلان کے مطابق تین سالہ ڈپلومہ کورسس میں داخلہ کے لئے پنجاب میں سکونت پذیر امیدواران سے مندرجہ ذیل ٹیکنالوجیز میں مجوزہ فارموں پر درخواستیں مطلوب ہیں۔

۱۔ آٹو اینڈ ڈیزل	۱۸ نشستیں	۲۔ الیکٹریکل	۱۸ نشستیں
۳ الیکٹرونک	۱۸ "	۴۔ فونڈری	۱۸ "
۵۔ انسٹرومنٹ	۱۸ "	۶۔ مکینیکل	۱۸ "
۷۔ پیٹرن مکینک	۱۸ "	۸۔ ویلڈنگ اینڈ شیٹ میٹل	۱۸ "

تعلیمی قابلیت: میٹرک سائنس گروپ (انگریزی فزکس کیمسٹری۔ ریاضی)

عمر: یکم ستمبر ۱۹۸۲ء تک ۲۰ برس سے زائد نہ ہو۔

پراسپیکٹس اور فارم داخلہ مبلغ ۱۲/- روپے کا کراسڈ پوسٹل آرڈر بنام پرنسپل سویڈش پاکستانی انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی گجرات بھجوا کر منگوائے جا سکتے ہیں۔

آخری تاریخ: ۵ اگست ۱۹۸۲ء

(منجانب: احمدیہ اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن ربوہ)

ضرورت ہے

ایک تجربہ کار ڈرائیور کی فوری ضرورت ہے۔ جو لائسنس یافتہ ہو۔ کم از کم پانچ سال کا تجربہ ہو۔ صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں دفتر نظارت دیوان میں بھجوا دیں۔ ڈرائیور کو حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ تنخواہ دی جائے گی۔ اس وقت صدر انجمن احمدیہ میں ڈرائیور کو حسب قواعد مندرجہ ذیل گریڈ میں تنخواہ اور اس کے علاوہ الاؤنس دیا جاتا ہے۔ گریڈ ۵۰۸ — ۱۴ — ۳۴۰ — ۱۲ — ۲۸۰ انہیں اس گریڈ میں ۲۸۰/- روپے ماہوار تنخواہ، ۱۰۰ روپے ڈرائیونگ الاؤنس ملے گا۔ نیز امداد موسم سرما و امداد گندم و طبی سہولتیں اس کے علاوہ ہوں گی۔

(ناظر دیوان)

دعائے مغفرت

مکرم محترم ملک محمد عبداللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ بھیرہ ضلع سرگودھا ۱۱ جولائی ۸۲ء کو بوقت ۱½ بجے بعد دوپہر بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی دن نماز مغرب کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے دعا کروائی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ نے اپنی اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ تین بیٹے امریکہ میں مقیم ہیں جو پاکستان نہ پہنچ سکے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

(طارق محمود جاوید مربی سلسلہ بھیرہ)

اعلان گمشدگی سائیکل

ایک عدد سائیکل سہراب، ڈبل فریم ۲۲" کالے رنگ کا ۹/۷/۸۲ بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں سے کوئی دوست غلطی سے لے گئے ہیں۔

براہ کرم جس کے پاس یہ سائیکل ہو اس پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں (جزاکم اللہ)

فوری رابطہ کے لئے:۔ طارق بلوچ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ۔

ناصر احمد ظفر (سیکرٹری یونین کونسل ۶۷ کوٹ قاضی، احمد نگر (ضلع جھنگ)

ماہنامہ خالد آپ کا اپنا ترجمان ہے اسکی توسیع اشاعت میں حصہ لیجئے

(مینیجر خالد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کا ضروری اعلانیہ برائے سال ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء

علمی تصانیف پر ساڑھے بارہ ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کی کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے اڑھائی اڑھائی ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں۔

پہلا انعام:- بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ صفات الٰہیہ۔ ضرورت نبوت۔ معیار شناخت نبوت۔ دعا۔ قضا و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورت شریعت وغیرہ

دوسرا انعام:- اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام:- تاریخ مذہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام۔ کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ تاریخ احمدیت۔ صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ

چوتھا انعام:- اسلامی اقتصادیات مثلاً "بنکنگ اور سود"۔ "نظام بیمہ"۔ "لیبر اور متعلقہ مسائل"۔ "تجارتی کمپنیوں کا نظام"۔ "انڈسٹری"۔ "بین الاقوامی تجارت" (ان مضامین پر اسلامی نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا)۔ کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام:- کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

۱۔ یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا۔

۲۔ مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جاسکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔ البتہ خاص حالات میں استثنائی طور پر اس کے بعد بھی کوئی مقالہ قبول کیا جاسکے گا۔

۳۔ یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

۴۔ یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

(الف) مسودہ کی دو مجلد کاپیاں داخل کی جائیں اور اس کی ایک نقل مؤلف اپنے پاس محفوظ رکھیں۔

(ب) مقالہ لکھنے سے پہلے مؤلف اپنے مقالہ کے مضمون کا مجمل ڈھانچہ ارسال کریں تاکہ متعلقہ کمیٹی اس پر غور کرکے اگر ضرورت سمجھے تو مضمون کو بہتر بنانے کے لئے مناسب رہنمائی کرسکے۔ (ج) مقالہ نویس اپنے مقالوں میں حوالہ جات مکمل درج کریں۔ جن میں کتاب کا سن طباعت اور مصنف کا نام ضروری طور پر شامل کیا جائے۔ (د) انگریزی خوان طبقہ توجہ کرے۔ جائز ہوگا کہ ایک عربی دان عالم اور ایک انگریزی دان مل کر انگریزی میں مقالہ مرتب کریں جو دونوں کے نام پر شمار اور شائع ہوسکے گا۔

۵۔ مقالہ نویس اپنے مقالہ میں نہ سرورق پر اور نہ ہی متن میں کسی جگہ اپنا نام لکھیں۔ البتہ الگ ورق پر ضروری تعارف یعنی مقالہ کا عنوان اور اپنا نام و پتہ لکھ کر مقالہ میں رکھ دیں جو یادداشت کے طور پر مقالہ سے نکال کر دفتر میں محفوظ رکھا جائے گا۔

۵۔ پرانی کتب زیر غور نہ آئیں گی۔

۶۔ انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس معیار پر اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر محترم فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہوسکے گی۔

(۶۔ الف) مستحق انعام قرار دیئے جانے والے مقالوں کے مؤلفین کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے مقالوں کی اشاعت سے پہلے منصفین کی ہدایات کی روشنی میں اپنے مسودوں کی تصحیح کرلیں۔

(۶۔ ب) نیز مسودہ کی ایک تصحیح شدہ نقل ریکارڈ کے لئے دفتر میں داخل کریں۔

۷۔ ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

۸۔ انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا۔ لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے ۳/۴ حصہ کو بطور اقتباس شائع کرنے کا فضل عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا۔ اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضل عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مطبوعہ مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

(الف) اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیر غور ہو اور مصنف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائلٹی ادا کی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کرسکتا ہے۔ یعنی رائلٹی دے کر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں۔

(ب) اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کرسکتا ہو اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کرے گا۔

۹۔ مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر محترم سے استصواب کرلے۔ انعام یافتہ مقالہ کی طباعت سے قبل اس مقالہ کے عنوان پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔

۱۰۔ اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا محترم صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس کے بارے میں ان کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

برائے توجہ لجنات

امسال فضل عمر درس القرآن کلاس انشاء اللہ ۲۸ جولائی تا ۱۱ اگست ۱۹۸۲ء ربوہ میں منعقد ہوگی۔ تمام لجنات کی صدریں ابھی سے زیادہ سے زیادہ بچیوں کو کلاس میں شرکت کی طرف توجہ دلائیں اور زیادہ تعداد میں طالبات شامل ہوکر اس کلاس سے استفادہ کریں۔ آنے والی طالبات کی فہرستیں ایک ہفتہ قبل آجانی چاہئیں تاکہ اس کے مطابق رہائش کا انتظام کیا جاسکے۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیداران جماعت کا فرض

فریضہ زکوٰۃ اسلام کا وہ اہم رکن ہے جس کے بغیر ایک مسلمان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ قرآن پاک میں جہاں بھی اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کا حکم آیا ہے وہاں ساتھ ہی اٰتُوا الزَّکٰوۃَ کا ارشاد بھی صادر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ احمدی احباب کی غالب اکثریت اسلام کے اس حکم پر عمل پیرا ہے۔ اور بہت سے دوست بغیر کسی تحریک کے اپنی واجب الادا زکوٰۃ باقاعدگی کے ساتھ ادا فرما رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے جماعت میں ایسے کئی احباب موجود ہیں جن پر زکوٰۃ واجب ہے مگر ادا نہیں کر رہے۔ ممکن ہے مسائل کی لاعلمی کے باعث ان سے سستی ہو جاتی ہو۔

لہٰذا عہدیداران جماعت سے التماس ہے کہ گاہے گاہے فریضہ زکوٰۃ کی تحریک فرماتے رہا کریں اور جن احباب کے متعلق علم ہو کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔ انہیں اس طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلا کر اور ان سے زکوٰۃ وصول کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت دے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ضروری اعلان

"آئندہ اگر کوئی فوٹو علیحدہ طور پر سیدنا حضرت اقدس ..... یا آپ کے خلفاء کا طبع کروانا چاہتا ہے تو اپنے اس مقصد سے مع وجوہ نظارت کو اطلاع دیکر منظوری حاصل کرکے وہ ایسا کرسکتے ہیں۔"

(ناظر اصلاح وارشاد)

مجلس انصار اللہ کا پچیسواں سالانہ اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع امسال مورخہ ۵، ۶، ۷ نبوت / نومبر کو اپنی مخصوص روایات کے ساتھ مرکز میں منعقد ہو رہا ہے۔ انصار اس اجتماع کی برکات سے استفادہ حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

۰۔ میری والدہ محترمہ چند دنوں سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔ (مقصود احمد بٹ دکاندار دارالعلوم غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ درس الحدیث

کہ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو اس جہاد کی توفیق عطا کرے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے جھوٹ کے بارے میں بعض احادیث کا عربی متن اور پھر ان کا ترجمہ بیان فرمایا۔ حضور نے بیان کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص رمضان کے مہینے میں جھوٹ نہیں چھوڑتا اللہ کو کیا حاجت ہے کہ وہ شخص اس کی خاطر کھانا پینا چھوڑ دے۔ ایک اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچ نیکی کی طرف لیجاتا ہے اور نیکی انسان کو جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ فسق کا دروازہ جھوٹ سے کھلتا ہے۔ اور جھوٹ آگ کی طرف لے جاتا ہے۔ جو شخص جھوٹ بولتا اپنے معمول میں داخل سمجھتا ہے ایک وقت آتا ہے کہ خدا کے حضور اس کا نام کذاب لکھا جاتا ہے۔ ایک اور حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ جھوٹ ساری برائیوں کی اور سچ تمام نیکیوں کی جڑ ہے۔ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں صرف ایک نیکی کر سکتا ہوں باقی نہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا ٹھیک ہے جھوٹ نہ بولنا۔ وہ شخص اپنے دل میں بڑا خوش ہوا کہ باقی سب گناہوں کی آزادی مل گئی پہلے کی طرح چوریاں کرتے رہیں گے۔ رات کو چوری کرنے لگا تو خیال آیا کہ لوگوں نے پوچھا تو جھوٹ تو بولنا نہیں سچ بتاؤں گا۔ تو سزا ملے گی۔ اس طرح اس نے چوری چھوڑ دی۔ اس طرح ایک کے بعد اسے دوسرے گناہ کا خیال آتا اور اسی وجہ سے وہ سب گناہوں سے بچ گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا عملی زندگی میں آنحضرتؐ کا کردار قرآن کریم کی ساری آیات کی عملی تصویر نظر آتا ہے۔

ایک دفعہ آنحضرتؐ نے منافق کی تین علامات بیان فرمائیں ایک یہ کہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، دوسری یہ کہ وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور کوئی اسکے پاس امانت رکھواتا ہے تو اس میں خیانت کرتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بدعہدی اور خیانت بھی دراصل جھوٹ ہی کی شاخیں ہیں۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے ایک دلچسپ واقعہ بیان فرمایا کہ افریقہ کے ایک ملک میں احمدیوں اور غیر احمدیوں میں بڑا سخت مقابلہ ہوگیا۔ کہ کون سچا ہے اور کون منافق۔ ایک ثالث طے کیا گیا۔ احمدیوں نے اس کے سامنے یہی حدیث رکھی اور بتایا کہ سب سے زیادہ سچ بولنے والے احمدی ہیں۔ وعدہ پورا کرنے والے احمدی ہیں اور امین احمدی ہیں اور سب دنیا اس بات کو تسلیم کرتی ہے۔ ثالث نے یہ دلیل تسلیم کی اور احمدی اس مقابلے میں جیت گئے۔

حضور نے فرمایا یہ حدیث ان تین شرائط کی صورت میں منافق ہونے کی مہر لگا رہی ہے اللہ تعالیٰ کسی کو اس حالت میں نہ کھڑا کرے کہ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ منافقت کا فتویٰ چسپاں ہوتا ہو۔

آخر میں حضور نے اس اعتراض کی تردید فرمائی کہ حضرت ابراہیم نے تین جھوٹ بولے۔ حضور نے اس بحث میں یہ بنیادی نکتہ بیان فرمایا کہ جب قرآنی تعلیمات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات جھوٹ بولنے کی کسی قسم کی گنجائش ہی نہیں چھوڑتے تو ایک نبی سے، جس کو اللہ تعالیٰ نے صدیق نبی قرار دیا ہے، یہ توقع کرنا ہی سرے سے غلط ہے کہ وہ کوئی جھوٹ بولے حضور نے اس خیال پر تفصیلی بحث کی اور اس نظریے کو سختی سے جھٹلایا۔

سیالکوٹ شہر میں نماز تراویح۔ درس قرآن کریم

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال ہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی رمضان المبارک کے ایام میں نماز تراویح۔ درس قرآن کریم اور درس حدیث کا حسب ذیل پروگرام کا انتظام کیا گیا ہے۔

نماز تراویح:۔ جامع مسجد احمدیہ سیالکوٹ میں حافظ محمد ابراہیم صاحب روزانہ کم و بیش ایک پارہ کی تلاوت کرتے ہیں۔

درس قرآن کریم:۔ نماز فجر کے بعد جامع مسجد احمدیہ میں مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ مسجد احمدیہ حلقہ حاجی پورہ میں مکرم حافظ محمد اسماعیل صاحب اور مسجد احمدیہ حلقہ پورن نگر میں خواجہ غلام احمد منتظم اصلاح وارشاد قرآن کریم کا درس دیتے ہیں

درس حدیث:۔ نماز تراویح کے بعد جامع مسجد احمدیہ میں مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ اور مسجد احمدیہ حلقہ پورن نگر میں خاکسار روزانہ ایک حدیث کا درس دیتے ہیں۔

مستورات کے لئے مسجد احمدیہ پورن نگر میں روزانہ صبح ۸ تا ۹ بجے لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام درس قرآن کریم ہوتا ہے۔

(صوبیدار میجر ضیاء الدین سیکرٹری اصلاح وارشاد سیالکوٹ شہر)

وکالت تصنیف

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ تحریک جدید میں اب ایک مستقل وکالت تصنیف قائم ہو چکی ہے۔ اس لئے تحریک جدید کی مطبوعات کے لئے وکالت تصنیف کو تحریر فرمائیں تاکہ تعمیل میں بلاوجہ تاخیر نہ ہو

(نسیم سیفی وکیل التصنیف تحریک جدید۔ ربوہ)

اصلاح وارشاد

حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ خطبہ جمعہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۰ء میں فرماتے ہیں:۔

"تبلیغ خدا اس لئے کرواتا ہے تا بعد میں تم خوش ہو کر کہہ سکو کہ ہماری محنت اور ہماری قربانی اور ہماری جدوجہد اور ہماری تبلیغ کے نتیجہ میں دنیا مسلمان ہوئی ہے ورنہ دنیا کو مسلمان کرنا خدا کا کام ہے۔

جس دن خدا یہ دیکھ لے گا کہ اسلام اور احمدیت کے پھیلانے کے لئے جماعت نے ہر قسم کی قربانیاں کر لی ہیں۔ اس نے اپنے مالوں کو بھی قربان کر دیا ہے اس نے اپنی جانوں کو بھی قربان کر دیا ہے۔ اس نے اپنی عزتوں کو بھی قربان کر دیا ہے اس نے اپنے رشتہ داروں کو بھی قربان کر دیا ہے۔ اس نے اپنے اوقات کو بھی قربان کر دیا ہے۔ اس نے اپنے وطنوں کو بھی قربان کر دیا ہے تو وہ اپنے فرشتوں سے کہے گا کہ جاؤ اور دنیا کے دلوں کو بدل دو اور لوگوں کو ان کے پاس کھینچ کر لے آؤ اور جب خدا کی مدد آجائے تو لوگ اس کے سلسلہ سے رک نہیں سکتے وہ آپ فرماتا ہے:۔

اذا جاء نصر اللہ والفتح و رایت النّاس یدخلون فی دین اللہ افواجًا فسبّح بحمد ربّک واستغفرہ انّہ کان توّابًا۔

جب خدا دیکھتا ہے کہ اس جماعت نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا ہے تو وہ خود لوگوں کے دلوں کو بدل دیتا ہے ورنہ صرف تبلیغ سے لوگوں کے دلوں کو بدلا نہیں جا سکتا۔ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ سے ہی لوگ مسلمان ہوتے تو صرف عرب کے لئے ہی کئی صدیاں درکار ہوتیں۔ آپ کی تبلیغ سے ایک چھوٹی سی جماعت تیار ہوئی اور باقی لوگوں کے دلوں کو فرشتوں نے خود بدل ڈالا۔

پس اس بات کو عجیب نہ سمجھو کہ تمہاری تبلیغ کے نتیجہ میں دنیا کس طرح احمدی ہو جائے گی۔ تمہاری تبلیغ صرف تمہارے ایمان کو ثابت کرے گی۔ تمہاری تبلیغ صرف تمہارے یقین کو ثابت کرے گی۔ تمہاری تبلیغ صرف تمہارے تعلق باللہ کو ثابت کرے گی۔ تمہاری تبلیغ صرف اس بات کو ثابت کرے گی کہ تم خدائی قانون کے معترف ہو۔

جس دن یہ مقام تمہیں حاصل ہو گیا اور جس دن تم نے یہ ثابت کر دیا کہ خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں تم کسی سے نہیں ڈرتے۔ اُس دن وہ آپ ہی لوگوں کے دلوں کو بدل دے گا۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کے متعلق خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ دن ایسے ہوں گے کہ رات کو لوگ کافر سوئیں گے اور صبح اٹھیں گے تو مسلمان ہوں گے۔"

(الفضل ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۰ء)

اعلان تعطیل

روزنامہ الفضل کے دفاتر عید الفطر اور اس سے اگلے روز بند رہیں گے۔ لہٰذا ان دونوں ایام میں پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر)

عید الفطر کے روز نماز عشاء

احباب کرام مطلع رہیں کہ عید کے روز عشاء کی نماز ۱۵ - ۹ بجے شب ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

بواسیر وغیرہ کی ادویات

PILES CURE — بواسیر خونی و بادی
Hemorrhoids Cure — ضدی، سخت مسے
Hemorrhage Cure — بہت زیادہ خون نکلے
Fissure Cure — چیر اور کٹاؤ
PROLAPSUS CURE — کوچ نکلنا
ANUS ITCH CURE — مقامی خارش
FISTULA CURE — ناسور، بھگندر
CONSTIPATION CURE — دائمی قبض
FLATULENCE CURE — گیس، ریاح

ایک سے زیادہ کیورز اکٹھی بھی استعمال ہو سکتی ہیں کیپسولوں سے ہر کیور فی کیور۔ پاتلز انجکشنٹ۔ ہر کیور، ڈاک سے ہر کیور زائد۔ لٹریچر فری۔

ضمانت معیاری کیمو میڈیسن کمپنی ربوہ کا نشان